وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ

(اور جب وہ [طالوت اور اسکے لشکر] سامنے ہوئے جالوت اور اسکے لشکروں کے)

بَرَزَ ← (ب ر ز) :- ظاہر ہونا۔

مسلمانوں کا لشکر پورے عزم اور ارادے کے ساتھ دشمن سے لڑنے میدان میں سامنے آ گئے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(انھوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور اس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔)

مسلمانوں نے عاجزی سے اللہ سے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے۔

(★) اَفْرِغْ ← (ف ر غ) :- فارغ ہونا اور خالی ہو جانا۔ اَفْرَغَ الدَّلْوَ کے معنی ڈول سے پانی بہا کر ڈول کو خالی کر دینا یعنی کسی چیز کو اسطرح ڈال لینا یا گرانا جیسے ڈول سے آہستہ آہستہ پانی انڈیلا جاتا ہے۔

یہاں صبر ڈال دے نہیں کہا بلکہ صبر انڈیل دے کہا کیونکہ بہت ہی سخت حالات تھے۔ انڈیلنے کے لیے عربی میں اور بھی کئی الفاظ ہیں جیسے صُبَّ - (ص ب ب) :- اوپر سے ایک ہی دفعہ پانی انڈیلنا یا گرانا۔

اَفْرِغْ میں آہستہ آہستہ، نرمی اور آسانی سے انڈیلنے کے معنی آتا ہے۔ جبکہ صُبَّ میں یکبارگی۔ اگر فوراً یکبارگی پانی انڈیل دیا جائے تو تکلیف اور جھٹکے کی وجہ سے کوئی مر سکتا ہے۔ بہرحال

انھوں نے کہا کہ ہم پر صبر انڈیل دے یعنی صبر کے پانی سے ہمیں بھگو دے۔ کیونکہ تھوڑے صبر سے بات نہیں بنے گی۔
وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ہمارے قدموں کو جما دے - ہمیں ثابت قدمی دے - ہمیں بزدل نہ بنانا۔
ہمیں ایسا بنا دے کہ ہم جم جائے، پیٹھ نہ دکھائے۔ یا تو ہم انھیں شکست دے یا یہی شہید ہو جائے۔

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(اور اس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما)

(★) انْصُرْنَا :- (ن ص ر) :- مدد کرنا

مدد کے لیے عربی میں اور بھی کئی الفاظ آتے ہیں جیسے عون (اَعَان)، اَيَّدَ اور عَزَّزَ وغیرہ۔

نَصَرَ: کسی کی تکلیف یا ظلم و زیادتی دور کرنے کے لیے اسکی مدد کرنا۔ اِسی طرح یہ چھوٹی موٹی مدد کے لیے نہیں کہا جاتا بلکہ بڑی چیز کی مدد کے لیے بولا جاتا ہے جیسے دشمن کے خلاف لڑنے کے لیے فوجی مدد کی ضرورت کے لیے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی مدد جیسے کوئی سامان اٹھانے میں مدد یا کوئی کتاب یا قلم وغیرہ دینے میں مدد مانگ رہے ہیں تو نَصَرَ لفظ نہیں استعمال کیا جاتا۔ بلکہ اَعَان (ع و ن) یا دوسرے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

اَعَانَ: اَلْعَوْن کے معنی کسی کی مدد اور پشت پناہی کرنا۔ یہ لفظ عام ہے۔ جبکہ نَصَرَ لفظ اَعَانَت سے خاص ہے۔ بہرحال۔

بنی اسرائیل جو اس وقت کے مسلمان تھے، انھوں نے یہ دعائیں کی کہ جالوت کی قوم کے مقابلے ہماری مدد فرما۔ اگر اسطرح کہتے تو مشکل حالات میں انکے بعد والے مسلمان یہ دعائیں کر سکتے تھے۔ اسی طرح اگر کل جالوت کی قوم توبہ کر کے ایمان لائی تو وہ جالوت کی قوم سے تو رہیگی لیکن کافر قوم نہیں ہوگی۔

سورۃ البقرۃ کا اختتام بھی اسی پر ہوا ہے۔ یہاں بھی بنی اسرائیل کے قصے سے سبق لینے کہا گیا ہے کہ جب بھی جنگ ہو تب ہمیں بھی اللہ سے خوب دعائیں کرنی ہیں۔
جنگ بدر کے موقع پر نبی ﷺ اپنے خیمے میں خوب خوب دعائیں کر رہے تھے۔ اتنی دعائیں کی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ اللہ پر توکل اور امید تھی کہ مسلمان کامیاب ہوگے۔ اور مسلمان کامیاب ہوئے۔
کامیابی کے لیے انسان کو اپنی طرف سے کوشش، اللہ پر توکل اور اللہ سے مدد کی دعائیں کرنی چاہیے۔
اور ساتھ صبر کی بھی دعا کرنی چاہیے کیونکہ جب صبر آتا ہے تب ارادے اور مضبوط ہو جاتے ہیں پھر ثابت قدمی آتی ہے۔ وہ بزدل بن کر بھاگ نہیں جاتے۔